5157-اسلام میں قیدیوں کی صحت کی حفاظت

سوال

میرے مقالہ کا عنوان : جیل میں صحت کی دیکھ بھال ہے، توکیا قیدیوں کے لیے بھی وہی دیکھ بھال ہوگی جوباقی عام لوگوں کی صحت کی ہوتی ہے ؟

اس معاملہ میں مساوات کے بارہ میں اسلامی رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اسلام نے قیدخانوں اورقیدیوں کے معاملہ کوبہت اہمیت دي ہے اوراس کا بہت خیال رکھا ہے جس کی نظیر کسی زمانے اور کسی جگہ پر نہیں ملتی، اسی لیے فقہاء کرام نے اپنی کتب میں قیدیوں کے احکام اوران کے حالات اوران کے ساتھ برتاؤ کے بارہ میں بہت کچھ لکھا ہے، اوریہ سارے کا سارا اہتمام اسلام میں انسان کی عزت وتکریم اوراس کی شخصیت کی حفاظت کی بناپر ہوا ہے.

اس معاملہ میں آسانی اوراس کے احکام کی توضیح بیان کرنے کے لیے اہل علم نے اس مسئلہ کودو قسموں میں تقسیم کیا ہے :

قیدي کی صحت کے متعلقہ احکام اورجیل جہاں قید کوقید کیا جاتا ہے اس کے متعلقہ دیکھ بھال کے احکام.

اول :

قیدي کی شخصی صحت کے متعلقہ احکام :

1–مریض کوقید کرنا : فقہاء کرام نے مریض کوقید کرنے کے متعلق ابتدائی طور پر ہی بحث کی ہے کہ آیا حکمران مریض شخص کوقید کرسکتا ہے یا نہیں ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مسئلہ اجتھادي ہے اوراس میں قاضی اورجج مجرم کی بیماري اوراس کی حالت اورقید کا سبب اورجیل میں اس مرض کی دیکھ بھال کے امکانات کا جائزہ لیتے ہوئے فیصلہ کرے گا، لھذا جب جیل میں مریض کی دیکھ بھال کے وافر مواقع موجود ہوں اورمرض بھی خطرناک نہ ہوکہ اگراسے قید کردیا جائے تووہ ہلاک ہوجائے تواس صورت میں اسے قید کرنا جائز ہے، اورجب جیل میں اس بیماري کا علاج اورمریض کی دیکھ بھال نہ کی جاسکتی ہو توقاضی اسے ایسے شخص کے سپرد کرے گا جواس کا علاج معالجہ کرے اوراس کی حفاظت بھی تاکہ صحتیاب ہونے کے بعد اسے قید کیا جاسکے.

2-اگر مجرم جیل میں بیمار ہوجائے :

جب مجرم جیل میں بیمار ہوجائے اورجیل میں ہی اس کا علاج معالجہ ممکن ہو تواسے جیل سے باہر نکالے بغیر ہی علاج معالجہ کرنا واجب اورضروري ہے، لھذا ڈاکٹر اوراس کی خدمت کے لیے آنے والے شخص کواس کے پاس جاکر علاج معالجہ کرنے سے نہیں روکا جاسکتا، اوراگراس کے علاج معالجہ نہ کرانے کی بنا پر قیدي ہلاک ہوجائے تواس کا سبب بننے والے کوسزا دي جائے گی.

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندھے ہوئے قیدي کے پاس سے گزرے تواس قیدي نے یا محمد یا محمد پکارنا شروع کردیا تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اوراس سے پوچھا کیا بات ہے ؟ تواس قیدي نے کہا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیں میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلائیں، تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ضروریات پوري کرنے کا حکم دیا. صحیح مسلم (1263/3).

بلاشک وشبہ علاج ومعالجہ مریض کی ضروریات میں شامل ہے.

لیکن اگر قیدخانہ میں مریض قیدي کا علاج ومعالجہ ممکن نہ ہو تواسے جیل سے نکال کر جیل کی نگرانی میں علاج معالجہ کرانا ضروري ہے اوراس مریض قیدي کی نگرانی کے لیے کسی اہلکار کواس کے ساتھ رکھا جائے جواس کی نگرانی اورحفاظت کرے.

یہ اورفقہاء کرام نے جسمانی یا نفسیاتی امراض میں کوئی فرق نہیں کیا (نفسیاتی امراض حقیقی ہوں نہ کہ جھوٹے اور بناوٹی یا وہ عادي امراض جنہیں لے کر بہت سے وکیل مجرموں کو بري کرانے کی کوشش کرتے ہیں) اس لیے فقہاء کرام نے یہ ذکر کیا ہے کہ جب قیدي کے بھاگنے کا خدشہ نہ ہو توجیل کا دروازہ بند نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی قیدي کو اندھیري کوٹھري میں رکھا جائے گا اور کسی حال میں بھی اسے اذیت سے دوچار نہیں کیا جائے گا جس وہ دھشت زدہ ہوجائے، اوراسی طرح اس کے عزیزواقارب کو بھی ملنے سے منع نہیں کیا جائے گا کیونکہ ایسا کرنے سے اس کی صحت پر اثرپڑتا ہے اور نفسیاتی مریض بننے کا خدشہ ہے.

3- حکمران یا اس کے نائب کے لیے مشروع ہے کہ وہ جیل میں ایک میڈیکل سینٹر قائم کرے جوقیدیوں کی صحت اوران کی حالت کا خیال رکھے ایسا کرنے سے عام ہاسپٹلوں میں لے جاکر حقارت اورذلت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا.

4-- قیدي کو بیوي سے ملاقات کرنے کی اجازت دینا ضروري ہے اوراگر جیل میں کوئی مناسب جگہ ہو توانہیں علیحدگی بھی مہیا کرنا ہوگی تاکہ قیدي اوراس کی بیوي اپنے آپ حفاظت کرسکیں اورغلط کام میں نہ پڑیں.

5- فقہاء کرام نے بالنص یہ بیان کیا ہے کہ قیدي کو وضوء اور طھارت وپاکیزگی کرنے کا موقع دیا جائے، اس میں کوئی شک نہیں کہ طھارت وپاکیزگی مرض سے بچاؤ کا باعث ہیں.

دوم :

قیدي کوقید کی جانے والی جگہ کے متعلقہ احکام :

جیل کی جگہ وسیع اورصاف ستھري ہونی چاہیے جہاں پر سورج کی کرنیں بھی پہنچتی ہوں اوروہاں زندگی کی ضروریات بھی ہوں جواس کی صحت کی ضامن ہوں.

قیدیوں کوکسی ایسی جگہ پر جمع کرنا جائز نہیں جہاں وہ نماز کے لیے وضوء ہی نہ کرسکیں.

سوم :

ذیل میں وہ چند ایک امور بیان کیے جاتے ہیں جن کا قیدي کو سزا دینے یا پھر اس سے معاملات کرنے میں استعمال کرنا حرام ہے :

1- جسمانی مثلہ کرنا : قیدي کے جسم سے کوئی اعضاء وغیرہ کاٹ کر یا ہڈي وغیرہ توڑکر اسے سزا دینی حرام ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کا مثلہ کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا : (تم مثلہ نہ کرو) صحیح مسلم (1357/3).

2-چہرے وغیرہ پر مارنا جس میں توہین ہوتی ہو، جیسا کہ قیدي کی گردن میں طوق ڈالنا یا پھر انہیں کوڑے مارنے کے لیے زمین پر لٹانا چاہے حد ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ ایسا کرنے میں توہین اور صحت اور جسمانی ضرر ہے.

3-آگ وغیرہ یا پھر گلا گھونٹ کر یا پانی میں غوطے دے کر تکلیف اور اذیت دینی : لیکن اگر قصاص اور برابري میں ایسا کیا جائے تو ٹھیک ہے مثلا قیدي نے کسی دوسرے شخص کو آگ میں جلا کر زیادتی کی ہو تو اسے بھی اس طرح کی سزا دي جا سکتی ہے تا کہ حق ادا ہو جائے.

4-بھوکہ رکھنا اور شدید سردي میں سزا دینا یا پھر اسے موذي اشیاء کھلانا، یا لباس نہ پہننے دینا، اگر قیدي اس حالت کی بنا پر ہلاک ہو جائے تو اس کے قصاص میں قید کرنے والے قتل کیا جائے گا یا دیت ادا کرے گا.

5-بالکل برہنہ کرنا، کیونکہ ایسا کرنے میں قیدي کی شرمگاہ ننگی ہوگی اور قیدي کو نفسیاتی اور جسمانی مرض لگنے کا خدشہ ہے.

6-قیدي کو قضائے حاجت اور وضوء اور نماز کی ادائیگی سے روکنا، ایسا کرنے میں قیدي کی صحت پر اثر ہوگا وہ کوئی مخفی نہیں.

قیدیوں سے مسلمانوں کے حسن سلوک کے چند ایک مناظر :

سابقہ حدیث جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدي کا خیال رکھنے اور اس کی کھانے پینے کی ضروریات پوري کرنے کا حکم دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیدیوں کا بہت زیادہ خیال کرتے اور اپنے صحابہ کرام کو بھی ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی وصیت کرتے.

خلیفہ راشد علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالی عنہ جیلوں کا معائنہ کرتے اور وہاں قید لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا کرتے تھے اور دیکھتے کہ وہاں کون قید ہے.

پانچویں خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی نے اپنے گورنروں کو یہ آرڈیننس جاري کیا کہ : جیلوں میں دیکھو کون بند ہیں اور مریضوں کا خیال رکھو.

خلیفہ المعتضد عباسی نے قیدیوں کی ضروریات پوري کرنے اور ان کے علاج معالجہ کے لیے بجٹ میں سے ماہانہ پندرہ سو دینار مقرر کر رکھے تھے.

خلیفہ عباسی المقتدر نے جب اپنے ایک وزیر ابن مقلہ کو قید کیا تو اس کی حالت خراب ہونے پر خلیفہ نے مشہور طبیب ثابت بن سنان بن ثابت بن قرۃ کو اس کا علاج کرنے کے لیے جیل میں بھیجا اور اسے اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم دیا، تو ڈاکٹر خود اپنے ہاتھ سے قیدي کو کھانا کھلاتا اور اس کے ساتھ نرم برتاؤ کرتا تھا.

خلیفہ مقتدر کے دور میں وزیر علی بن عیسی الجراح نے عراق کے ہسپتالوں کے انچارج کو یہ آرڈر جاري کیا کہ : اللہ تعالی آپ کی عمر لمبی کرے میں نے جیل میں قیدیوں کے بارہ میں غور و فکر کیا کہ قیدیوں کی کثرت اور ان کی جگہ سخت اور دشوار ہونے کی بنا پر انہیں بیماریاں لگ سکتی ہیں، اور قیدي اپنے نفع کے کام کرنے سے عاجز ہیں وہ ایسا نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ مختلف بیماریاں لاحق ہونے پر ڈاکٹروں سے مشورہ کر سکتے ہیں، اس لیے آپ کے لیے ضروري ہے کہ ان کے لیے ڈاکٹروں کا انتظام کریں جو انہیں جیل جا کر علاج معالجہ کی سہولت مہیا کریں، اور اس کے لیے آپ ڈاکٹروں کو ادویات اور سیرپ وغیرہ بھی مہیا کریں، یہ ڈاکٹر سب جیلوں کا دورہ کریں اور وہاں مریض قیدیوں کو علاج فراہم کریں اور قیدیوں کے کہنے پر ان کی بیماریاں دور کریں.

یہ آرڈیننس خلیفہ مقتدر سے لیکر قاہر، اور راضی اور متقی کے دور تک چلتا رہا.

اس کی مزید تفصیل جاننے کے لیے آپ مندرجہ ذیل کتب دیکھیں : احکام السجن و معاملۃ السجناء فی الاسلام صفحہ (367-379) اور الموسوعۃ الفقھیۃ جلد (16) صفحہ (320-327).

واللہ اعلم.